نظم دلپسند

مصنفہ

سید صدرالدین حسین خاں صدر

بڑودہ

انتباہ ضروری

حامی سنت ماحی بدعت جناب نواب میر صدر الدین حسین خاں مرحوم رئیس ٹرہ وڈہ
اس زمانہ میں ہمدردی قوم وحمیت دین و ترویج شریعت و تبلیغ احکام کتاب و سنت
میں مجددانہ حیثیت کے مالک تھے آپ نے بہت رسائل ہدایت و اصلاح مسلمین
کے لیے تصنیف فرما کر مفت شائع کیے جزاہ اللہ تعالیٰ عنا و عن جمیع المسلمین۔
بتائید الٰہی آپ کو نظم و نثر میں ادائے مطلب پر کامل قدرت تھی اور موثر عنوان
سے تبلیغ دین ورد شرک و بدعت و اصلاح رسوم میں قلم سے کام لیا اور ان کے
خلوص نیت کے باعث ان کی کوششیں کامیاب ہوئیں۔ نظمیں اگرچہ اہل فن
کے نزدیک عیوب شعر سے خالی نہیں ہیں کیونکہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے
نہ شاعری کا دعویٰ کیا نہ شاعرانہ انداز سے کام لیا لیکن کلام موزوں مخاطب
پر ایک خاص اثر ڈالتا ہے اور ذہن سامع میں جلد محفوظ ہو جاتا ہے اور یہ مقصد
بفضلہ آپ کی نظموں میں بوجہ احسن مکمل ہے لہذا اغلاط قوافی اور زبان کی
بے اعتدالیوں یا تعقیدات لفظی پر حرف گیری کرنا داب محصلین سے بعید ہے
حقیر نے اکثر مقامات پر تبدیل و تنسیخ و مرمت و اصلاح کی اور بہت مواقع
عمداً بحالہ چھوڑ دیے بالخصوص قوافی میں جہاں ہائے ہوز کو الف سے تبدیل
نہیں کیا جا سکتا وہاں مجبوراً اصل کو بانفظہ باقی رکھا کیونکہ سلاست بیان و
فصاحت زبان میں فرق آجانے کا خطرہ دامنگیر تھا۔ نیز جناب مصنف مغفور کا
مقصد ان نظموں سے شاعرانہ تحسین و آفرین حاصل کرنا نہ تھا ان کا مطمح نظر اسلوب نظم میں
ہدایت مسلمین ورد بدعات تھا اور یہ پیرایہ موثر ثابت ہوا اور ان کی سعی مشکور ہوئی۔
فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

سید اعجاز احمد معجز نقوی۔ مودودی سہسوانی
۷ مارچ ۱۹۴۳ء

نظم دل پسند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسلاً مبشرین و منذرین لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل وکان اللہ عزیزاً حکیما۔

یعنی

ہم نے پیغمبروں کو ڈرسنانے کو بھیجا تاکہ لوگوں کو اللہ پر رسولوں کے بعد کوئی الزام کی جگہ باقی نہ رہے اللہ زبردست حکمت والا ہے

ہو اگر حق پر تو بیشک دیں کا دعویٰ کیجیے — ہو جو ناحق پر تو پھر دیں کو نہ رسوا کیجیے

دشمنیِ ایمان والوں سے نہ پیدا کیجیے — دشمنانِ دیں سے اُلفت نہ رکھا کیجیے

حق و باطل میں ہمیشہ جنگ رہتی ہے بپا — کیجیے اس کا ادب یا اُس کی پوجا کیجیے

ہیں بنائے دیں فقط توحید اور اخلاق بس — فکر عقبیٰ ہے تو دو چیزیں مہیا کیجیے

دونوں موتی صاف ستھرے رکھیے درجِ قلب میں — پہنچیے دربار میں جب نذر مولیٰ کیجیے

ان دو چیزوں کے اُڑانے کا کیا شیطان نے قصد — ہاں قصور ان کی حفاظت میں نہ ذرہ کیجیے

دین کی تعلیم سے ہونگی یہ چیزیں دستیاب
پاک گوہر ہیں انھیں لیکر نہ گندہ کیجئے

کرتے ہیں اہل خرد اعلیٰ پر ادنیٰ کو نثار
دور ناوانی ہے ہوکر کار دانا کیجئے

اس کی یوسف سے تو تھا تجھکو خالق یوسف سے عشق
عشق اُس کا کم نہ از عشق زلیخا کیجئے

نعمت ایمان حق دیتا نہیں ناشکر کو
ظلم ناداں عشق میں اسکے گوارا کیجئے

کثرت باطل ہو مثل خار و خس خودرو گیاہ
بن کے گل اس گلشن عالم میں مہکا کیجئے

عشق سے راحت طلب محروم رہتے ہیں سدا
لوح دل پر یہ سخن اے دوست کندہ کیجئے

امتحاں کے وقت جیسے بھاگ جاتے ہیں رفیق
عشق سینہ میں اگر ہے خام پختہ کیجئے

ڈھونڈتے پھرتے حدیثیں تھے ہزاروں کوس تک
نقش دل پر الفت دیں کا یہ نقشہ کیجئے

تو نہیں چلتا مسائل پوچھنے کو دو قدم
ان کی الفت کے مقابل عشق اپنا کیجئے

دوڑ تھی ان کی خدا کی سمت سب بہر رضا
دوڑ ہے تیری کہ جائز حرص دُنیا کیجئے

دوڑ تھی اُن کی کہ منشا دین کا پورا کریں
دوڑ ہے تیری کہ دیں کو حسب منشا کیجئے

تو نے معلومات دیں سے کچھ نہ پائی آگہی
چاہتا ہے کھیلیں کودیں اور تماشا کیجئے

چھوڑیئے نقلی دیوتاؤں کی پرستش چھوڑیئے
باپ دادا کے چلن کی کچھ نہ پروا کیجئے

اس پہ قائم ہو پیمبر لائے جو پیغام رب
جو سکھایا کچھ نہ اس میں کم زیادہ کیجئے

ہو وہی قرآں حدیث و فقہ ہیں جنکو سب
ماسوا اس کے جو ہے باطل ہی سمجھا کیجئے

لہ ہو نہیں سکتے جسے احکام خالق دلنشیں
اس منافق پر بحال زار رویا کیجئے

لہ بچہ جب پانچ سال کا ہو قرآن پہلے پڑھاؤ دو سال میں جس قدر آجائے پھرا

جس کی آنکھوں میں نظر آتا ہی باطل دلفریب ۔۔۔ رشتۂ الفت سے اُس کی آپ توبہ کیجیے

ہی وہ مغضوب خدا جس کو ہی باطل دلپسند ۔۔۔ ایسے گمراہوں پہ نفریں روزمرہ کیجیے

نقص ہی سمجھا نہ جو اصلاح کی امید کیا ۔۔۔ فکر آپ اس کے سمجھنے کی ہمیشہ کیجیے

جس نے دیکھا ہی نہیں بہتر سے بہتر چیز کو ۔۔۔ اس کی بے عقلی پہ شماتت ہرگز نہ ذرہ کیجیے

قدرِ نعمت جو نہیں کرتا بڑا ناشکر ہے ۔۔۔ شامتِ اعمال بد انجام دیکھا کیجیے

دل میں بس جائے گی اُس حسنِ دل آرا کی ادا ۔۔۔ دوستو چشم بصیرت کو اگر وا کیجیے

لوٹنا ہے گر بہارِ وصل جاناں کے مزے ۔۔۔ یار کے زیر قدم آنکھیں بچھایا کیجیے

ہیں وہ مرشد سب جو نائب ہیں رسول اللہ کے ۔۔۔ فیض جو بخشے اُسی سے استفادہ کیجیے

طفل کو لڈو کی خواہش نان وقلیہ کی بھی ۔۔۔ مثل بچوں کے نہ ان چیزوں پہ مچلا کیجیے

وہ بھی بچہ ہی جسے ہو خواہش سیم وطلا ۔۔۔ بہر عقبیٰ فکر اعمال مزکّی کیجیے

وہ بھی ناداں ہی جسے ہو خواہشِ نام ونمود ۔۔۔ دھوم سے بچوں کی بسم اللہ و ختنہ کیجیے

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱) پڑھاؤ اور دیسی زبان یا انگریزی وغیرہ۔ اردو پڑھانے کا منشا اور مقصد یہ ہے کہ بچے مذہبی کتابیں دیکھ سکے۔ جب اردو پڑھنے کی استعداد پیدا ہو جائے تو کتب دینیات ضرور منگوا کر اس کے مطالعہ کا شوق پیدا کرو۔ ختنہ اور بسم اللہ میں مطلق دھوم دھام نہ کرو کھانا دانا نہ کرو۔ بلکہ یہی رقم تعلیم وتربیت میں خرچ کرو۔ جماعت سے دو ر چار لڑکے مذہبی تعلیم پوری طور سے حاصل کریں۔ کوئی بستی خالی نہ رہے شرک و بدعت کی کل رسوم جس کا فقہ میں ذکر ہے ترک کرو اور ترک کراؤ۔ ہر محلہ کی مسجد میں درس قرآن جاری کرایا جائے اور مذہبی

خلق سے تحسین لیکر کیا ہوا حاصل تجھے　　اُن کو خوش کرنے کی ذرہ بھر نہ پروا کیجیے

وہ بھی پاگل ہے جو چاہے پاگلوں میں سروری　　زندگی بچو اگر انہیں گرویدہ اپنا کیجیے

گر رجوع خلق دیکھا با خدا سمجھے اُسے　　ہے بڑا دھوکا جہالت اُس کو سمجھا کیجیے

ہے اگر منظور دل کو دائمی عیش و نشاط　　سیر بزم دین و دانش کا ارادہ کیجیے

خلق میں ممتاز آدم عقل کے باعث ہوا　　تھا ملائک کو حکم حق آدم کو سجدہ کیجیے

ہیں مطیع عقل دیکھو آب و خاک و برق و باد　　ہے حکومت عقل کی ہر شے پہ دیکھا کیجیے

عقل ہے نور الٰہی نور یہ جس کو ملا　　ہو نہیں سکتا وہ نا منصف یہ سمجھا کیجیے

ہو نہیں سکتی خطا اس سے کبھی عرفان میں　　عشق محسن سے بڑھے وہ عقل پیدا کیجیے

فکر یک ساعت ہے بہتر طاعت صد سالہ سے　　دین میں کم عقل کا طاعت سے درجہ کیجیے

دیتے ہیں بس تقویت اسلام کو اہل شعور　　بے شعوروں سے نہ یہ امید رکھا کیجیے

ہے جو معلومات دیں کا شوق و شغل ذکر و فکر　　الفت ایماں سے قوت دیں کو بخشا کیجیے

(بقیہ فوٹ صفحہ اول) کتب خانہ رکھنا چاہیئے مذہبی رسالہ بھی مسجد کے لیئے جاری کرنا چاہیئے ہر دیسی زبان میں مذہبی کتابیں ترجمہ کرنا چاہیئں اور مذہبی رسالہ شائع کرنا چاہیئے۔ تاکہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر جس کی سخت تاکید ہے بغرض تقویت اسلام و فیض رسانی و ہمدردی اہل اسلام کی خدمت انجام کو پہونچے۔ [۱] مثنوی:-

دیدہ آں دیدہ کہ دید دوست است　　ورنہ باقی لحم و شحم و پوست است

عیب خود را اگر کسے بینا بود　　روح او را قوتے پیدا شود

شرع سے مانوس ہونا ہے سند ایمان کی جو چلے اُلٹا اُسے کوشش سے سیدھا کیجیے

شرع سے اُلفت ہے شیطاں سے جدائی کا عمل سر سے ہر وحشی کے اس جن کو نکالا کیجیے

ضرب سے اس نور کی ہوتا ہے ناری بد حواس عشق عقل و دیں کو ہتھیار اپنا کیجیے

چور ہے شیطاں حفاظت کیجیے اس نور کی نار کو ٹھنڈا کرے وہ نور رکھا کیجیے

صحبت گمراہ و ناداں سے صدا کیجیے گریز جو کہ ہیں بے نور۔ ناری ان کو سمجھا کیجیے

رنڈیوں کو اس لیے بلواتے ہیں نے ادب تا کہ درگاہوں کی آمد میں اضافہ کیجیے

رنڈیوں سے چاہ کیجے پیر کا الفت ہے یہ اس مزے کے واسطے میلوں میں گھوما کیجیے

خوب ہے یہ چاٹ۔ دو اولاد کو اپنی لگا پر ملاان کو بھی عیاشی سکھایا کیجیے

نام سے ولیوں کے جائز ہو گیا فسق و فجور حسب مرضی لطف دُنیا کا اُٹھایا کیجیے

ہو گئے ہیں نام سے ولیوں کے با جے بھی حلال جس کی خواہش ہو اُسے جائز بنایا کیجیے

جانور آزاد ہیں پابندی قانون سے عقل و دیں کو گھر سے باہر پھینک آیا کیجیے

مفت رنڈی کو بلانا ہو تو اک چِلّہ بنا فاسقوں کے واسطے تیار میلہ کیجیے

نذر بھی ان سے لیا چاہے تو اک جھنڈا بنا اور پے تعظیم پھول اُس پر چڑھایا کیجیے

دعوتوں کی گر ہو خواہش نعت خوانی کیجیے عشق جھوٹا اپنے حضرت کا جتایا کیجیے

مرنے جینے پر لگا یا ہے غزل خوانوں نے ٹکس جھوٹی باتیں اہلِ محفل کو سنایا کیجیے

ہوں عمل پیرا شریعت پر تو پھر سچا ہے عشق جھوٹے سچوں کو ہمیشہ آزمایا کیجیے

مصطفےٰ پر خوانِ نعمت کے لیے بھیجو سلام
خوانچہ ملتا ہے واں مجری کو جایا کیجیے

حق کی ناشکری میں تم دیکھو گئے نادان کو دلیر
اس دلیری کے نتیجے سے ڈرایا کیجیے

کچھ عطائے عقل کا مطلب سمجھے ناسپاس
بس اسی لغزش سے دنیا کو بچایا کیجیے

خدمتِ دیں زہد و تقویٰ ہیں علاماتِ ولی
مومنوں کو خوبیوں پر ان کی شیدا کیجیے

پھر یہ کی ابلیس نے تاکید بچو ان سے نہیں
اور کرامات ان کی لکھ لکھ کر سنایا کیجیے

ہو مربی جن کا شیطاں حکم دیتا ہے یہی
نفع پہنچا اگر کسی شے کو اٹھایا کیجیے

خوب نادانوں کو دو وہیں حقوق اولیا
تا رہیں قابو میں یہ منتر پڑھایا کیجیے

لڑتے ہیں قبروں کی آمدنی پر کہ ہے میراث جد
حکمِ شیطاں ہے کہ ملک اس کو بنایا کیجیے

پر غضب ہے شرع پر جس نے یہ کی آمد حرام
کیوں شریعت کو نہ نظروں سے گرایا کیجیے

ہیں معیشت کا سہارا چلے جھنڈے اور قبور
عظمتِ خالق بزرگوں کو دلایا کیجیے

مادہ گر حق و باطل کے پرکھنے کا نہیں
دیکھیے امرِ شریعت اور پورا کیجیے

حق و باطل صاف ہے مستور و پوشیدہ نہیں
پر طلب ہم کو نہیں حق کی اسے کیا کیجیے

شرک سے مل جائیگی ساری عبادت خاک میں
چھوڑئیے باطل کو پھر حق کی تمنا کیجیے

مفت خورے لے رہے ہیں نام سے دلبند کی شکل
کھیر حلوا ان چٹوروں کو چٹایا کیجیے

ہے مصیبت اب گلے کا ہار کیوں اے مومنو
اہلِ دانش سے سبب دریافت اس کا کیجیے

نخوت و ناشکری نعمت سے آیا ہے زوال
وقت اپنا اب نہ گمراہی میں کھویا کیجیے

عیب بیں جو نہیں کرتی ہیں تجھ پر آشکار — ان کتابوں کو جلا کر نذرِ شعلہ کیجیے
جو کتابیں تجھ کو سکھلاتی ہیں خالق کا ادب — معرفت کے نور سے دل میں اُجالا کیجیے
گر ہے انصاف میں حجت نہ ای بدعت پسند — خم سرِ تسلیم پیشِ حق تعالیٰ کیجیے
ہو دلِ گم کردہ راہِ عقل و دیں سے انحراف — عشقِ محسن سے کلیجہ اپنا ٹھنڈا کیجیے
ڈھونڈتے پھرتے ہیں رہبر چھوڑ کر شرعِ رسول — عہدِ طاعت ہے اسے ہرگز نہ چھوڑا کیجیے
ہو تمیزِ خیر و شر پہلا سبق اسلام کا — تا اہلیت معرفت کی اس سے پیدا کیجیے
جو مخالف ہو شریعت کا وہی گمراہ ہے — جو نہ چھوڑے حق کو دامن اس کا پکڑا کیجیے
لغو دفترِ شرع کو کہتے ہیں صوفی آج کل — پنجتن کی راہ سے بیزار ہیں کیا کیجیے
پنجتن نے ترکِ باطل کو بتائی حق کی راہ — فعلِ باطل۔ ان کو ہی مقصود پھر کیا کیجیے
دین سے وحشت نہ کیوں ہو جس کا مقصد ہے جدا — شرع سے ہرگز جدا مقصد نہ اپنا کیجیے
سربلندی عقل سے حاصل صحابہ کو ہوئی — قدرِ احسانِ خدا مثلِ صحابہ کیجیے
جرم ہے سب سے بڑا وہ شرک ہے اور کفر ہے — اس سے بچئے اور بچانے کا ارادہ کیجیے
لا الٰہ یعنی باطل سے ہوا بیزار میں — پھر ہے الا اللہ یعنی حق کو ڈھونڈا کیجیے
بدعتیں ہیں دشمنِ شرعِ پیمبر بے گماں — ہے اگر حق کی طلب ان کو شکستہ کیجیے

لہ لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث رسولا من انفسھم یتلوا علیھم
ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین۔

دوستو باطل پہ چلنا بے سند ہو واہمہ ہی حماقت وہم کے جنگل میں بھٹکا کیجیے
بعد اس کے ہی بُرا فسق و فجور اے دوستو گر کوئی کرتا ہی چپ بیٹھے نہ دیکھا کیجیے
ہیں زُبان شرع میں یہ جرم سارے منکرات چھوڑنا ان کا ہے تقویٰ یاد رکھا کیجیے
کام آئے گی نہ توحید زبانی ای اخی دل میں نفرت شرک سے جتنا تپ پیدا کیجیے
عشق میں توحید کی پہلا قدم ہی ترک شرک عشق سنت یہ کہ بدعت سے کنارہ کیجیے
بدعتوں سے دور رہتے ہیں سدا اہل تقویٰ دلی قبل ان کے اے عزیز و حرص تقویٰ کیجیے
پاک نفس جو دن یہ پیش اور بیا ہی اُن کا وصف بیٹھکر ان صحبتوں میں مشق پیدا کیجیے
دیں کی خاطر چھوڑ دیجئے حق تلفی و جور و جفا غیبت و غصہ غلو کا دور سودا کیجیے
دیں کی خاطر چھوڑ دو بغض و حسد کذب و دغا ترک کبر و خود پسندی بھی گوارا کیجیے
جرم کی تحریک بھی ہے جرم اور شیطاں کا فعل ایسی باتوں پر زباں اپنی نہ کھولا کیجیے

لہ و اتبع ما اوحی الیک من ربک لا الٰہ الا ھو و اعرض عن المشرکین
اسی کی پیروی کرو جو حکم نازل کیا اللہ نے یہ کہ لا اِلٰہَ اِلّا اللّٰہ یعنی نہیں ہے
کوئی معبود ہمارا جسے ہم پوجیں سوائے اللہ کے پس اس حکم کی پیروی کرو اور
الگ ہو جاؤ شرک کرنے والوں سے۔ دیگر ومن یقول امنا باللہ وبالیوم
الاخر وما ھم بمومنین سورہ بقر رکوع ۳ لوگوں میں ایسے بھی ہیں کہ جو کہتے ہیں

دشمنوں کو بھی سکھاؤ نامرادی کے سبق — جرم کیجے لاکھ پھر اُن کو بھی دُگنا کیجیے

جرم سے سیری تجھے[۳۵] دوزخ کو ایذا سے تری — کس طرح ہوگی علاج اس کا بھی سوچا کیجیے

خوبیوں سے ہے معرّا جو نڈر خالق سے ہے — خوفِ حق بنیاد ہر خوبی کی مانا کیجیے

جس طرف ان کو جھکاؤ جھکتے ہیں ناداں عوام — احتیاط ان کے جھکانے میں خدارا کیجیے

دیکھتے ہیں شوق جس شے کا اُسے کرتے ہیں پیا — کیوں نہ قصد آئندہ راہِ شوق بیجا کیجیے

گر مذاق ان کا بدلنے کی نہیں کرتے ہو فکر — بد مذاقی کو تصوّر جرم اپنا کیجیے

رحمتِ حق سنگدل بے رحم سے ہے دور دور — رحم کھا کر جسم خالق کی تمنّا کیجیے

ہیں خوشامد گو بظاہر دوست باطن میں عدو — ان کے لطفِ مہربانی پر نہ ریجھا کیجیے

اپنی توقیر اور قیمت کو بڑھا سکتے ہو تم — اعتبار اپنا دلِ عالم میں پیدا کیجیے

دعوتِ علم و ہدایت میں کرو تم صرف زر — دین پیارا ہے تو دین کا بول بالا کیجیے

دین و دانش کی بکثرت خلق حاجتمند ہے — یہ غذا ان کے لئے ہر دم مہیا کیجیے

جس نے دنیا میں دیا وہ پائےگا عقبیٰ میں بھی — گنج و زر اپنا نثارِ راہِ مولا کیجیے

(بقیہ نوٹ صفحہ ۸) ہم ایمان لائے اللہ پر اور آخرت پر مگر وہ ایمان نہیں لائے۔

[۳۵] گناہوں سے اور بداعمالیوں سے تجھے سیری نہیں اسی طرح دوزخ کو بھی تیری ایذا سے سیری نہ ہوگی یعنی جی نہیں بھرے گا۔

خلق ہی محتاج جس کی اوس کا ہی محتاج تو
جس سے لینا ہی اُسی پر صرف اپنا کیجیے

درد و غم سے دین و دنیا میں بھی دیتا ہی نجات
دین گر کمزور ہے اُس کو توانا کیجیے

کیجیے اصلاح عقائد اور اصلاح رسوم
بہتری ہی سب اسی میں فکر فردا کیجیے

ہر زباں میں دین کی تعلیم کو کر دیجے عام
کیجیے تصنیفات یا جاری رسالہ کیجیے

ہر جگہ جاری کتب خانہ کریں اور مدرسے
منہ جہالت اور رسوم بد کا کالا کیجیے

کب جہالت سے ہی بڑھکر کوئی دشمن خلق میں
ہاں ضرر سے اس کے دیں اپنا سنبھالا کیجیے

کیا ہوا تشریف حضرت لے گئے دنیا سے گر
جو نصیحت کر گئے اُس کو نہ چھوڑا کیجیے

پاس ہی گر وقتر دیں مصطفیٰ موجود ہیں
ہو جو دل غافل تو ان کو دور سمجھا کیجیے

دل میں ذوقِ خود پرستی لب پہ نام مصطفیٰ
ورد لب نام اُن کا رکھیے کام اوں کا کیجیے

جو کریں حضرت حرام اس کو بنا لیجے حلال
شرع سے کیجے تمسخر دیں سے ٹھٹھا کیجیے

الفت شاہ امم میں ہی صداقت کس قدر
دیکھ لیجے ٹھیک پھر انصاف اس کا کیجیے

ہی ضرر کس چیز میں پنہاں کیا دیں نے حرام
قدر دانی تم نے کیا کی غور تھوڑا کیجیے

گر تجھے اکسیر کا نسخہ ملے بیکار ہے
کام جو عقبےٰ میں آئے شوق اس کا کیجیے

اس لئے اکسیر سے بہتر ہی علم معرفت
آئے ہو جس کام کو وہ کام پورا کیجیے

گر ہٹا ایک انچ بھی مقصد سے ہو کے نام
بس مراد اپنی رضائے رب سمجھا کیجیے

نیک و بد دریافت کر لیجے حدیث و فقہ سے
ذکر جو اس میں نہیں وہ کام چھوڑا کیجیے

خیر و شر دریافت کر لیجئے کلام اللہ سے
بے سند کاموں کو کیوں مقصود اپنا کیجیے

ہر عمل خیر القروں کا درج اس دفتر میں ہے
جو نہیں ہے درج بدعت اُس کو مانا کیجیے

چار یار و پنجتن سے لے سند اسلام کی
سر نکالے گر کوئی بدعت تو کچلا کیجیے

گر نہیں قائل تو اُن کے دین اور اسلام کا
ایسا رہبر کون ہے پھر جس سے پوچھا کیجیے

ہر مسلماں کو بکارِ خیر کیجے ہمخیال
بس یہی خدمت براہ عشق مولا کیجیے

آرزو دیں کی اشاعت کی ہے آٹھوں پہر
نصرت اسلام کی دل سے تمنا کیجیے

سست بن بیٹھو گے گر ہو جاؤ گے خوار و ذلیل
نیک کاموں میں بذوق و شوق دوڑا کیجیے

دوڑتا ہے قطرہ بن کر سیلِ دریا کی طرف
وصل کی خواہش ہے گر قطرہ کو دریا کیجیے

خدمت دیں میں تو فیاضی دکھا اے نیک مرد
صرف زر اسلام پر مثل صحابہ کیجیے

قدر داں جن خوبیوں کا ہے وہ رحمٰن و رحیم
گر نہیں تجھ میں تو پھر کیوں ناز بیجا کیجیے

بعد مردن سارے کنبے کو کھلانے ہو طعام
یہ نہیں خیرات اس سے ہاتھ کھینچا کیجیے

فاتحہ ایسی نہ سکھلائی رسول اللہ نے
ہاں جو حاجت مند ہیں زر ان کو بخشا کیجیے

حاجتیں یکساں نہیں دنیا میں ہر انسان کی
کھانا کھلوانے کو کیوں خیرات سمجھا کیجیے

کر دیا ناقص لگا کر قید ایام و طعام
فاتحہ کار نمایش کو نہ سمجھا کیجیے

فقہ میں باب الجنائز دیکھ کر بتلایئے
کس جگہ یہ حکم ہے ہم پر بھی افشا کیجیے

پل ۔ مسافر خانہ ۔ مسجد ۔ مدرسہ تالاب و حوض
ہر ضرورت پہ نظر اپنی خدارا کیجیے

دیکئے نذر اللہ ثواب اموات کو پہونچائیے — کپڑا۔ غلہ۔ سیم و زر تقسیم جتنا کیجئے

فاتحہ تقسیم اشیا کو غلط کہتے ہیں لوگ — فاتحہ یہ ہے کہ قرآن پڑھ کے بخشا کیجئے

شئے اگر تقسیم کی۔ خیرات نذر اللہ تھی — ہے عبادت قسم مالی اس کو صدقہ کیجئے

مستحق خیرات کے ہمسایہ ہیں اور اقربا — کام انکا ہو اسے چپکے سے پورا کیجئے

کرکے بیت المال قائم سارے مردان سخی — مفلسوں کے حق میں قرضہ کا سہارا کیجئے

خودنمائی چھوڑ دو ہرگز نہ ہو مسرف مزاج — لاکھ سمجھائے کوئی لیکن نہ ایسا کیجئے

پرضرر ہو رنڈیوں کا ناچ شادی بیاہ میں — اے برادران کے بلوانے سے توبہ کیجئے

اپنی بربادی عزیزوں کی تباہی کو سمجھ — کلفت ہمسایہ کو دکھ اپنا سمجھا کیجئے

خود رسول اللہ نے ہے عقد بیوہ سے کیا — ان کے عاشق ہو تو جلدی عقد اس کا کیجئے

بدسلوکی گر کرے کوئی نہ لیجئے انتقام — نیکی و احسان سے شر دور ان کا کیجئے

نیک چلنی ہے شرافت کہئے ایسوں کو ذلیل — فرق کیوں اس میں پہ ادنیٰ و اعلیٰ کیجئے

چھوڑ بدعہدی خیانت کیجئے پیدا اعتبار — ہاں صداقت سے دل عالم پہ قبضہ کیجئے

دین کا ہے ہر سخن دنیا کی بہبودی کا راز — کر نتیجے پر نظر ہر اک کو جانچا کیجئے

دین کو قوت دیجئے اور توڑیئے باطل کا زور — فاش باطل کے طرفداروں کا پردہ کیجئے

کیجئے اہل دیانت اور ہمدردوں پہ ناز — ہے بجا فخر ایسی جمعیت پر جتنا کیجئے

کامیابی کے لئے دین ان کا حاجتمند ہے — گر شریف ایسے نہیں ملتے تو پیدا کیجئے

خرچ سے تعلیم ہو اور تربیت اولاد کی — جائے بہتر بیچ کر بیٹے کا تہیا کیجیے
اپنے محسن کا دیا توحید نے ہمکو پتہ — ہیں جو گمگشتہ انہیں حق سے شناسا کیجیے
ہم کو سکھلایا ادب توحید نے اللہ کا — گمرہوں سے حق کی گستاخی نہ سکھا کیجیے
ان کو نا لائق نہ بتلایا جو ہیں گستاخ رب — اپنے گستاخوں کو نا لائق بتایا کیجیے
فہم ناقص سے ہیں توحید نے دی اطلاع — ہو اگر غیرت تو ہرگز سر نہ اونچا کیجیے
عقل گر بخشی نہ ہوتی تھا یہ انسان جانور — بے گماں کھاتا نجاست شک نہ ذرہ کیجیے
مادر و ہمشیر و دختر میں نہ کچھ رہتی تمیز — انتہا ز خیر و شر و دانش سے پیدا کیجیے
گرگ کے مانند مست خونخوار ہو انساں اگر — مثل کژدم کے نہ ہرگز نیش مارا کیجیے
ذات انساں ہی نمونہ ساری مخلوقات کا — بدتر از بد بہتر از بہتر ہے سمجھا کیجیے
انبیا کی تربیت کا سخت یہ محتاج ہے — اس ضرورت پر نظر اے دوست رکھا کیجیے
دیجیے تعلیم کی ترغیب ہمسایوں کو بھی — درس کے ساماں وطن میں بھی مہیا کیجیے
جمع کیجے اچھے استاد اور لائق منتظم — ماہوار اک روپیہ ہر گھر سے چندہ کیجیے
خادمانِ قوم کے درجات عالی ہیں یہاں — ہے عبادت یہ بھی گر پیدا سلیقہ کیجیے
انتظام درسگاہ و مسجد و اوقاف خیر — سب سے بہتر اور تسلی بخش عمدہ کیجیے
فیض کا چشمہ تھے عالم اون کا گھر تھا مدرسہ — مثل ان کے علم پڑھ کر فیض بخشا کیجیے
مدرسوں کے ہم نہ تھے محتاج جیسے آج ہیں — علم اب ملتا نہیں کوسوں ڈھونڈا کیجیے

تھی گلوں سے رونقِ گلشن بہت تھے باغباں — دین سے جو عشق تھا پہلے وہ پیدا کیجیے
جانشیں اپنا سمجھتے تھے وہ ہر شاگرد کو — ہے یہی اولادِ الفت ان سے رکھا کیجیے
دوستی کی آج اور کل ہو گئے بدخواہ دوست — ایسے سفلوں کی نہ الفت پر بھروسا کیجیے
باعثِ ذلت ہیں جتنے کام سارے منع ہیں — عزت و توقیر کے ساماں مہیا کیجیے
دی جسے ذلت نہ کیوں دیگا وہ ذلت آپ کو — ثمرۂ اعمالِ بد کا پھر نہ شکوہ کیجیے
کامیابی کی دکھاتی ہے شریعت ہم کو راہ — جس میں ناکامی نہ ہو وہ راہ ڈھونڈا کیجیے
ساری عیبوں سے شریعت نے ہمیں دی اطلاع — جو کرے اظہارِ حق اس پر نہ غصہ کیجیے
رنڈیوں اور فاسقوں پر کرتے ہیں جو زر نثار — ان کی بداعمالی پر آنسو بہایا کیجیے
سخت دوزخ شامتِ اعمال نے کھینچا انہیں — ناقصانِ عقل سے ہر دم کنارہ کیجیے
پست ہمت بزدل و نامرد خواہش کے مطیع — حق پہ چلنے کی انہیں ہمت دلایا کیجیے
سر سے کر سودائے باطل دور ہو منصف مزاج — لیجیے تحسین رب سے کام ایسا کیجیے
تو جو کمزوروں سے طاقت آزمائی کرتا ہے — تجھ سے طاقت ور خدا ہے خوف اس کا کیجیے
راہِ باطل چھوڑ کر ہو راہِ حق پر مستقیم — مثلِ گرگٹ کے نہ ہر دم رنگ بدلا کیجیے
حبِ ایماں حبِ قرآں حبِ علم و حبِ شرع — کالعدم ہیں یا کہ دل میں ہیں ٹٹولا کیجیے
لوگوں کو حبِ رسول اللہ کا دیجے ثبوت — جوہرِ اخلاقِ پاکیزہ ہویدا کیجیے
نیک نفس و پاک باطن مائلِ حق متقی — رب سے ڈرتے ہوں انہیں مومن بتایا کیجیے

جو ہیں مومن ہیں وہی عاشق رسول اللہ کے　　عشق جھوٹا مکر والوں سے نہ سیکھا کیجیے
ہے منافق کی علامت دین میں مکر و فریب　　ایسے لوگوں کو کبھی مومن نہ سمجھا کیجیے
کافروں کو بھی توقع ہے کہ جنت پائیں گے　　اس گمان و وہم پر دھوکا نہ کھایا کیجیے
ہو نہیں سکتے غلط قرآن کے وعدہ و وعید　　خواہشِ جنت ہے گر دل کو سنوارا کیجیے [لہ]
قدر ہوگی دین کے ہر ہر عمل کی بعدِ مرگ　　اس سفر کے واسطے تیار توشہ کیجیے
زندگی بخشی ہے خالق نے تجھے بہرِ عمل　　اس خزانے کو فراہم بہرِ عقبیٰ کیجیے
ہر عمل خالص خدا کے واسطے ہو اے عزیز　　شرک و بدعت کو نہ شامل جس میں ذرہ کیجیے
ہو نہیں سکتے کبھی مقبول وہ اعمالِ نمود　　دور دل سے شوق کارِ بے نتیجہ کیجیے
بہتر از عقبیٰ جو سمجھا ہے متاعِ دنیوی　　ہوگا محروم آخرت میں فکرِ فردا کیجیے
جو خرابی ہے عمل میں دور ہو جائیگی سب　　حسبِ شرع و دیں درست اپنا عقیدہ کیجیے
پیر کے حق میں سخی ہیں نامِ حق پر ہیں بخیل　　بہرِ عبرت ان کی بربادی کو دیکھا کیجیے
کرتے ہو معلوم آئینہ سے اپنا رنگ روپ　　فقہ سے معلوم فعلِ زشت و زیبا کیجیے
جس پہ تم لائے ہو ایماں جان کر سچا خدا　　اس کے وعدوں پر بھی لازم ہے بھروسا کیجیے
اس کے وعدوں کو نہیں گر جانتے سچا تو پھر　　دین و ایمان کفر کو اپنے بنایا کیجیے

لہ - وصفِ بیداری دل اے مومناں　　در نہ گنجد در زمین و آسمان

علمِ دیں ہیں فقہ و تفسیر و حدیث اے ہوشمند ‏ ‏ ہو کے سرگرمِ طلب ان کو وسیلہ کیجیے
سیر لازم گلشنِ دیں کی ہے تجھکو رات دن ‏ ‏ دور ہوں گے سب مرض پھول اس کے سونگھا کیجیے
گر تجھے مل جائے قسمت سے کوئی حق آشنا ‏ ‏ قدر دانی میں قصور اس کی نہ اصلا کیجیے
چشمِ بینا گوشِ شنوا دل حریصِ معرفت ‏ ‏ ہے بدولت عقل کی یہ نور پیدا کیجیے
عقل کے ادنیٰ ہیں خادم یہ ضیائے مہر و ماہ ‏ ‏ عقل موجد اور یہ ایجاد دیکھا کیجیے
عقل ہے قرآں میں محتاج ہے جس کا بشر ‏ ‏ نورِ ایماں کو نہ ہرگز چھوڑ بیٹھا کیجیے
ہے خدائی ساری جس کی زورِ حکمت کی گواہ ‏ ‏ چارہ ساز ایسے حکیمِ اعلیٰ کو اپنا کیجیے
جس نے وہ پرہیز بتلائے کرو پرہیز تم ‏ ‏ جو ہدایت وہ کرے اس سے نہ بھاگا کیجیے
کلمہ پڑھکر ہو گیا توحید سے بیزار کیوں ‏ ‏ کس نے سکھلایا کہ وعدہ حق سے جھوٹا کیجیے
رکھتے ہو دنیا میں قانونِ عدالت کا لحاظ ‏ ‏ مذہبی قانون ربانی نہ توڑا کیجیے
کھوٹے سکے لعل و گوہر کے عوض کرتے ہیں جمع ‏ ‏ بے تمیزوں سے نہ دیں کا تو چرچا کیجیے
ہو چمن ملک ہمارا اور جائے تو ملک برابر ‏ ‏ ہے حماقت رسم میں مذہب ڈھونڈھا کیجیے
گر غلط فہمی میں تو نے عمر کی ساری بسر ‏ ‏ غیر ممکن ہے نجات اندیشہ اس کا کیجیے
کیونکہ بھیجا ہے تجھے بہرِ شعورِ معرفت ‏ ‏ امتحاں میں تو رہا ناکام پھر کیا کیجیے
جو کرے اصلاحِ امت ہے وہی حق کا رفیق ‏ ‏ اس کا ساتھی ہو کے دیں کا بول بالا کیجیے
خود غرض بے فیض کو ہرگز نہ دیجے آبرو ‏ ‏ ناز برداری سے فتنہ کو نہ تازہ کیجیے

بے خبر رہنا نہ ہرگز مقصد اسلام سے | باخبر مقصد سے ہو کر بند رخنہ کیجیے

دیکھنا قرآن کا ہے الفت رب کی دلیل | ہم نشینوں کو بھی اس سے فیض بخشا کیجیے

دیکھنا لازم کتابیں ہیں شریعت کی تجھے | اور اُن ہی کی تبلیغ ہر جا کیجیے

دل بہلنے کا یہی عشاق کے سامان ہے | دل فدا اس پہ ہمیشہ ہی تو اپنا کیجیے

در پئے ذلت نہ ہو ہرگز کسی کو دکھ نہ دے | عیب بینی چھوڑ اپنے عیب دیکھا کیجیے

ہم وطن کوئی اگر ہو ذی لیاقت فی کمال | فخر ہے اپنا حسد اس سے نہ رکھا کیجیے

منع جو کرتا نہیں ہے راہِ بد انجام کو | ایسے فاسق کو کبھی مرشد نہ اپنا کیجیے

جو پیمبر نے کیا وہ کام ہے مرشد کا بھی | سب کو نافرمانی خالق سے روکا کیجیے

دو طرح کے ہیں شیاطین جن بھی ہیں انساں بھی | گمرہی سکھلانے والوں میں بیٹھا کیجیے

کھیل سمجھے ہیں جو دیں کو ان کی ہے یہ آرزو | فکرِ عقبیٰ چھوڑ کر ساتھ ان کے کھیلا کیجیے

عرس صندل چلّے جھنڈے اور سبیل و تعزیہ | کہتے ہیں اس کو خدا کا دین سمجھا کیجیے

لوٹ لیں گے دولتِ ایماں تری گمراہ دوست | لشکرِ اعدائے دیں ہے اس کو پسپا کیجیے

بھائیوں کا ساتھ چھٹ سکتا نہیں کہتے ہیں وہ | کافروں پر ہے یہی الزام سمجھا کیجیے

ساتھ گمراہوں کا تم بھی چھوڑ سکتے گر نہیں | کفر پر کفار سے کیوں شور و غوغا کیجیے

خود بری ہوتی نہیں الزام کیوں غیروں کو دو | مبتلا خود ہو تو کیوں اوروں پہ طعنہ کیجیے

ہے نصاریٰ کو بہت مرغوب تعظیم صلیب | تعزیوں کا آپ ادب مثل چلیپا کیجیے

ہے لٹیروں کے لئے ایزد پھانسی کا حکم
آپ شامل ان کے ہو ایمان لوٹا کیجئے

ظرف دل ہے ایک کہ اس میں حماقت یا شعور
ہے رفاقت میں وہی جس سے کہ رشتہ کیجئے

اہلِ دانش کی خدا صحبت میں لاتا ہے تجھے
ساتھ نادانوں کے رہنا ہو تو ویسا کیجئے

تو رہو یا نا رہا جائے گا ہمیں ہو لیکے ساتھ
ساتھ جو لینا ہے فکر اس کی ابھی جا کیجئے

کھوٹے سکے لعل و گوہر کے عوض کرتے ہیں جمع
بے تمیزوں سے نہ دیں کی راہ پوچھا کیجئے

علم پڑھ کر علم کی توقیر ہو کیجے وہ کام
سب جہاں کو علم و عقل و دین شیدا کیجئے

جو ترقی قوم کی چاہیے تو کر اس کی مدد
ہیں عدو جس کے بہت اس کو نہ تنہا کیجئے

خادمانِ قوم پر کرنا نہ بیجا اعتراض
ناسپاسی ہے گر ان کا دل شکستہ کیجئے

جاہلوں کا ہو نہ ساتھی علم پڑھ مت سر خلعت
بلکہ اوصافِ حمیدہ اُن میں پیدا کیجئے

مائل حق ہو نہ شامل ہو تو کثرت کی طرف
دینداروں میں نہ ہرگز فتنہ برپا کیجئے

خدمتِ قومی کریں تقسیم سب اصحاب دیں
دیں کی خدمت چھوڑ کیوں آپس میں جھگڑا کیجئے

رخنہ اندازی نہ کیجے نیک کاموں میں کبھی
حاسدوں کو فتنہ پردازوں کو ٹھنڈا کیجئے

چھوڑنے کے کام جتنے ہیں بتائے شرع نے
ترک ہیں اس کی نہ ہرگز عذر و حیلہ کیجئے

حکم ہمدردی ہے واجب ہر مسلمان پر ہر
امر بالمعروف میں ہرگز نہ ناغہ کیجئے

کرتا ہے ہشیار نقارہ بچرہم و چوب خشک
مثل نوبت غافلوں میں حق کا چرچا کیجئے

شاعر کاذب یعنی پیرو شیطان ہے
اس کی غزلوں اور نظموں پر نہ ریجھا کیجئے

شاعری وہ خوب جس سے لیں مسیحائی کا کام　　نظم وہ جس سے دلِ مردہ کو زندہ کیجیے
جو بھری حکمت دلوں میں ہو وہ نظم دلپذیر　　وہ ثنا کرد اد ملنے کی نہ پروا کیجیے
شاعری اے صدرؔ وہ جو قلب کو بینا کرے
نظم وہ قلبی نجاست جس سے دھویا کیجیے

سید صدر الدین حسین۔ صدرؔ بڑودہ۔

رسالہ ہٰذا

نواب صاحب مرحوم کے اُن رسائل میں سے ہے جن پر آپ کو اپنی علالت کی وجہ سے نظرِ ثانی کرنے کا موقع نہ مل سکا۔ یہاں تک کہ ۱۹۲۲ء میں آپ کا انتقال ہو گیا، اور یہ رسائل اب تک یوں ہی غیر مطبوعہ ردی کی ٹوکری میں پڑے رہے جن میں سے اکثر و بیشتر ضایع بھی ہو گئے۔ اب آپ کے صاحبزادگان نواب سید امین الدین حسین خاں صاحب آئی۔ سی۔ ایس۔ کلکٹر ہاردوار و نواب سید معز الدین حسین خاں صاحب و ڈاکٹر نواب فخر الدین حسین خاں صاحب کو خیال آیا کہ اپنے والد بزرگوار کی غیر مطبوعہ تصنیفات کو زیورِ طبع سے

آراستہ کرادیں۔ چنانچہ بسیار سعی و تلاش کے بعد سات منظوم اور ایک نثر جملہ آٹھ رسالوں کے مسودے برآمد ہوئے۔ جن کو نہایت معمولی صلاح و ترمیم کے ساتھ طبع کرایا جارہا ہے۔ (چونکہ مصنف مرحوم کو نہ شاعری کا ادعا تھا، نہ شاعرانہ انداز سے آپ کام لیتے۔ آپ کا مقصود ردّ بدعات و احیاء سنت تھا۔ وہ جس پیرایہ میں بھی ادا ہوسکے ادا کرتے، اسی لئے آپ ہمیشہ دینی و مذہبی رسائل مختلف عنوانات سے لکھ لکھ کر قوم کی ہدایت و اصلاح کی خاطر بصرف زرِ کثیر طبع کراکے مفت تقسیم فرماتے رہا کرتے تھے اس لئے کسی کو حق نہیں کہ وہ لفظی تعقید یا قوافی کے نقصان کے متعلق جو اصول شاعری کے خلاف ہو کوئی نکتہ چینی و حرف گیری کرے) خدائے تعالےٰ مولف مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور آپ کے صاحبزادگان کو اجر جزیل عطا فرمائے۔ خصوصیت سے آپ کے بڑے صاحبزادے مستحق داد تحسین ہیں کہ وہ اپنے ذاتی صرف سے ان رسائل کو طبع فرمارہے ہیں۔ جو ریاست بڑودہ نواب منزل سے مفت تقسیم کئے جائیں گے۔

ابوالعلاء وَنَظر احمد نقوی سہسوانی

۲ مئی ۱۹۴۴ء

پرنٹر:۔ احید الدین نظامی الیف آر۔ ایس ایے۔ لندن۔ مطبوعہ نظامی پریس بدایوں

فہرست تصانیف نواب میر صدر الدین حسین خان صاحب مرحوم صدر رئیس بڑودہ جو طبع ہو کر شائع ہو چکی ہیں

اسلام کی عقائد۔ اسلام کی صداقت۔ اسلام کی خوبیاں اردو انگریزی۔ اسلام کی نواہی
اسلام کی ترقی۔ اسلام کی تعلیم۔ اسلام کا اتالیق۔ اسلام کی حسنات۔ اسلام کی حمایت۔
اسلام کی کسوٹی۔ اسلام کا کلمہ۔ اسلامی حقوق۔ اسرار توحید۔ انوار توحید۔ اصلاح اللاعبین
اصلاح المبتدعین۔ اصلاح القلوب۔ اصلاح النفوس۔ اصلاح الاعمی۔ اصلاح المومنین۔
اصلاح الرسوم۔ اصلاح الاعراس۔ اصلاح العباد۔ اصلاح البشر۔ اصلاح العوام۔ آئین
اقوال زریں۔ ام القرآن پنج حصہ۔ تحفۂ صدر۔ پیر شریعت۔ پیر طریقت۔ خدا کی پہچان
خطبات اسلام سہ حصہ۔ خنجر اسلام۔ دعوت اسلام۔ درد اسلام۔ دامن اسلام۔ دانائی کا سبق
سہ حصہ۔ ریاض توحید۔ رسالہ پیری مریدی دو حصہ۔ رسالہ گور پرستی۔ فدائی غوث۔
قال اللہ دو حصہ۔ قال الرسول۔ قال الفقہا۔ کائنات کی خوبیاں۔ کلید توحید۔
گلدستہ لکچر۔ گلدستہ فیض۔ گلدستہ رفاہ۔ گلدستہ فوائد۔ گلدستہ فلاح۔ گلدستہ تمیز
گلدستہ منافع دو حصہ۔ گلدستہ علوم۔ گلدستہ ریویوز۔ گلدستہ تعلیم۔ گلدستہ تربیت۔
گلدستہ شعور۔ گلدستہ وعظ۔ گلزار طریقت سہ حصہ۔ گنجینۂ آرام۔
گور پرستی۔ محرم کی بدعتیں۔ مراد زندگی۔ مومن کی پہچان۔ مقصد اسلام۔
یاد رسول۔ مقصد زندگی۔ مجموعہ نظم۔ مسدس ہنگامہ محشر۔ نغمۂ صدر۔ نالۂ صدر
نور ہدایت۔ نظم دلپسند۔ یاد حق۔ نظم دلفریب۔ نظم دلستان۔ علاج ظلم۔ علاج حرص
علاج غفلت۔ علاج جہالت۔ علاج طغیانی۔ علاج معصیت۔ ولی کی پہچان۔
یاد مرشد

یہ جملہ ۸۵ رسالہ ہیں جو طبع ہو کر تقسیم ہو چکے ان کے علاوہ کچھ اور رسائل و مسودات
ہیں جو آیندہ بعد ترتیب طبع کرائے جائیں گے۔